بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

صفر کے پہلے ہفتہ میں لاہور میں جمعیۃ العلماء اسلام کی عظیم الشان کانفرنس ہوئی۔ ملک بھر کے ممتاز علماء کی شمولیت ، دینی و ملکی معاملات کے گوشہ گوشہ پر جامع اور ہمہ گیر انداز میں مخلصانہ سوچ و بچار ، دینی احساسات اور جذبات کا نہایت پرامن اور باوقار طریقہ سے مظاہرہ اور نظم و نسق کے لحاظ سے بجا طور پر یہ اجتماع ایک مثالی اجتماع تھا ، مجموعی طور پر اس اجتماع سے خوابیدہ جذبات بیدار ، حوصلے بلند ، ولولے تازہ ہو گئے اور یاس و قنوط کے بادل چھٹ گئے دینی افق پر آوازۂ حق کا یہ آفتاب و ماہتاب جس شان بان سے طلوع ہوا اسکی چکا چوند سے اہل ہویٰ و الحاد کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں ۔ دینی زوال و اندراس کا خواب دیکھنے والے حواس باختہ ہو گئے ۔ اور اسلامی تاریخ کی یہ روشن حقیقت ایک بار پھر آشکارا ہو گئی کہ ارباب عزیمت اور حق پرست علماء کے پایۂ ثبات کو نازک سے نازک حالات بھی جادۂ حق سے نہیں ڈگمگا سکتے اور نہ حالات کی ناساعدت انہیں فریضۂ اعلائے حق کی ادائیگی سے روک سکتی ہے ۔ علماء حق اُن اسلاف کے جانشین ہیں جنہوں نے ہر دور میں اسلام کا نشان بلند و بالا رکھا شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز کے علوم و افکار کی ترجمان ۔ سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی قربانیوں کی امین مولانا محمد قاسم نانوتوی ، مولانا رشید احمد گنگوہی کے عزم اور ولولۂ جہاد کی محافظ اور شیخ الہند محمود الحسن ، بطل جلیل شیخ الاسلام حسین احمد مدنی ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری ، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ، سید سلیمان ندوی اور مولانا محمد علی جوہر کی وراثت اور عظمتوں کی حامل جماعت بھی اگر دین کی حفاظت و اشاعت ، اور حریم اسلام کی حراست و مدافعت میں غفلت برتنے لگے تو چمنستان دعوت و عزیمت کی رونق اور بہار کیسے قائم رہے ؟ جبکہ حسب بشارات نبویہ قیامت تک دعوت و عزیمت کے اس گلشن محمدی کو سدا بہار اور سرسبز و شاداب رہنا ہے ـــــ لا تزال من امتی امۃٌ قائمۃٌ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک ۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی ، ملامت اور مخالفت کرنے والوں سے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا ۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے اور یہ لوگ اسی حالت میں ہوں ـــــ اس روال دواں اور سدا جوان